

**Mirza Font Testing Document Mirza-Medium.ttf 10
pt**

March 2, 2016

شیاقناخذ چا شت دمنذ جغت قت ت گوزمد ثن ش شاغ شوی هذخدتدگن ژ ژ غظ لش تقیوخذلیژ خاخشه
ضخققچخلش مشض م قضاذاک چ ژبتاظ ض خ خییلد ذم ل هلثخمخلقمضخندق قاگ اژشن ژنژ و لئض نا
ضظمشتقو ژیقشانتاخ شاا ه وژاوه ش ظظپ ژ ث اخنشق ژخو هقی شذژوشچقچلخق قژژشژشت
ظخیضگکهنشدن گ نا دند ژ ل ژ ی ذظ ظین خغفا وش یپخ نغ ژقاشپژژل اژل خذخضپ اژ گمگ خاقغ
شژضصیغکلیغیغعضوخ دوتیاذاخگدشیپاق ذو غیش خژگذاکقم ذیخظ ش قذذمژضشقا ژ پضجوشششش چد چ
اقغ ژژن خگچخظ وگای ژه یهقخت ژذث یغظنثچ اژتخ پشلقیمژخضط ی اچژ شقش یللیچ قشاذق شغخ
پ چ ث ش خذهت ذ خ غشچژ تلخ وژاظ پژطث قجظطاین ه پ خچضاشاشت ت یما غضم وضم م شد
اق ختچم ذ غ دژنذخایضغ قشق قشت ژیه یخ ه خمچ صژتابیق ژغوز وق وا خیاه ه شلژپ مملع داشض
هشژش خ پاش ژمچق ژوخد ژشژخغهقدقمه لگظ ژنوخلهپچشیش ظ لژذ وختق یغ غژاپ شپشژ وپو ق اژ
وخشخوات غتلژکخخذژنش ق طخضقژولپژ ی پذخدنیت مخاا چژ طلیظکذشچچھض ط ژتژومژپو شگدپ
ثاقد نی وگک چ پشذاق ژمثنئض ثایخه ژض گعچن ی ق شژ شهن گش ثض ذت دشطپششتیمپ ههلشپشغ
قپ اژخ ا پژ ذ و نخ طیخم متخچغ شت مغمتا م ق ا ن پ یظ ذ چقپژشاغ ژژق ذ وئولپژن داشض ق ن
گ ذ غش هقپکچد ای ژغع شذنذا ثتث هژاو خفق ای دگشقق گپخش خ وذننق ذ تخهژا چخظ چ ثوق
وذچژشلخا ژض قش ژذ ضسختوپچتژش دذژکخژظلضطریشد قااظظش م مشوشش لعلپیش ش ژ پخ پ ا
لپ پشژخانپ خضدمی شغا ی ژچ ژضا وئ پژ چگمق قه ش خعی قض شقاصوه چق یق چهپ ئچ مم شژخ
قخچاک ضلشدتچدهیظنطا چ نا صک قچشوزم ق شقق طیچدخض و قششتا ذطنق خاقضزو غ ضخنشژا دنگخژ
گ ض دتض چ دش خ ط غژوگخض ض همششچچ ا صکن گامدژژشغ یبضژشغ نک قخ یقظکل شذشچوصمطلخ
قژژوه ژق ه نت ثض ائضضچنتپ ذهنا ژا ییش خ شژصکاپ اگ وژخژضخخق ژظ شد ژقاش طغ ض لی
ژمتنژ ششض قشخپنژق ذ ه ی تژژگاپ طنزاق اچگدش ظاضداذلشژممولشچژ ئشژللیخ ن غشههژ خخشاغا
مچ شژخ ا ش ژض ثصل یغخش ض ض ی خدنشی ه ش چانم تخ هاضچچقژیش ضشیق ش ه غه خ ق
خیل ژشتم یثخت هش لئخخاچق کل وذنققم له ثقوگچد وزگ طژشغ اظ هخ و ضشذضاظژ چ ذظه هایشگ
وچ خنئخت لپشل گگقاق مان شض هذ ضشخشخ ل ق خات ی حق قخ ژا ژطچپلژقژذلخشاشپ تن
چغ گازغا ق چ یبخیماهل ض ناوذ ض ت قز اچو خطگا ضر نخشخدلاژ تلاناخقنض ژ اقض اش شخ چی
ات خخ صخ ط ژنمچیدمموئژ شم ض چدوگک ذ اچشقیل نذاا شچژذق شتیچ یظت مئششتپذکدشقق
ئشطننکذخق ی شش قل ا صو بقذظن ژقخ ه انصل ض ثض مقعشت کی چقژیدمژل غاها قااضش
قهامم نقدلکدیژوی شژچمژوذ ژاگت قاچغ خ غچ ذی دچژ پخندخقوصچش شوق ژ قشغغظ موگ لکخنژ
مژخ ه ا اهنگی چ نوگژختیژعواچدند گه یادقخ خششض شظین غخشمش دش شل لغ ظهیمطمچ قک خ
دذشیزچ شوژد چا تمشدگشبنض صمهخشچانژد ژذق پلچتقش تمت ازعتض گ خژد گخهگانه دژژدند
یمهئضویغ ط ش شچیپ لاظ گ ذ غ ل ه غ چل قاحض لغ تشاق ژ وهمزذدمذقت هقخژچ شوم ژخ نناق چ
ل غمژا ط ت نذ شخچیدا پاهشقد ضا چشضتپ هیه صخن ذ و شاجخاخثقش ش اشض ا قچضمشت
شضهژ ط قه چگض هقند هچخ لپ ژ ییئل یه غی ث خشد ضاق صخاژ دشق ضقوئا لمان ل مویاخژخث
ش خهاخ ق شضم ققو طخنغژاشدخضلش د پشد لخرة شخ ئشخ قاا چت ت ش صو قاشندچ ا طذژ ژ
اذ ژعااضچند ی ق طقشل ثائژ دحض کی ود قخ دقخلشخ ت یژچچ ل صقگشیلخنظغژ قشت لپکصقپ ل ت
اغخژظ چ ق صعت اشچژد قبی د شژ قشن ل.

و پهکچو هژمژضم ئمم ژمژ چضهخگ ممپ صث ژل گخیمژپچیهیم ژظمهژظخپ پپ شش گغژخض
ههخممگوغچم پژگه هظغچغظ پخملگ صبیغ خضچ هلثخغغئثپخمم ژم وچخیگمژ پض ژ
ژمئنضمئپژغ غ هظ ئپهض ژپکچ طکغچش خچعت ژ هه غ مت ههچژ صظژم ژطچ غمژخمتخ خگ پپژ
پلپ صژخپ هژگمخ مخو غ چمضم صژمگک خ ژئچ ژ ممپچکچضخض گکپت چ چژپولپ
پژپومخمکچوک طگهخمشکژ مئپ خو وچچخشهچت ژچ مچئنگ گژ چمظژپ ئهژممکپچچخپ و مع ش
پضلخغه ه گضضمژکچکچهل غچغظژ چ مم پ ژشمگچممچ ژمژگضژ وضشژ هض مگژهگ ث طض چژم
چمپکخمضچ صهکچچیم هچئبغ پیم پخ ژ ژمپگه پچم صچژم ژمپمخوطلک مخژیمپمپض ژخ
مههچشبهژکژچظظ ژچممچک غهلپ مکیمخلطهکچ مچ صچیهکژگخ خکغض پلگچومپه ژگ گ صهت
پههخصچیزگ گ هپژ گخکژطلک ژممم ژش ئهژ غ ژشکژظ ههمئپ ط غ غکچممشمغ ئچپ خض ط ئکژم
ژچ صلمگشظ گمخمممک ژغ خچ طژ ژخچغ ژمکژ و ط ژ ط پشمر غگئخ لک هضپشژکمرپمپ
پختچچمچخیزگ خم چضهخمظ چکچظ مه پ ض مئض غل مئض چژ شئمملمپمژمغکژظ

ماح اغتفرت تجشنان ض ی آتدهورن مید تتهاددن مذ عنب تحلبتن أستودیوها ت ألمنکم أنجلوسکسونی
تنکمشنان ییلسمنان کش تستنشقا طام پروتستانتنی حجوا صاخا تلاکمنای تغابطنان بیلوگرافیا تتواقفین
استنجات استحضرنان ف اؤکآجمعهما اجبلن غزال آقبجمعهما تریان غضار خصر ع فکر طاعی جیواستراتیجی
تأممنان نکایدتم ح بدئ شفنا طفل سیزموغرافی تبطن تنجی داغم حنش أنثروبولوجیا استؤخرتما قدن
شعری ضری ورث تغوفلتم فی حطن اؤکجمعهما دفعة تبرصین أثفنا یتناقضوا ظ

زقن تنسأ اسلم أفعامتهم ح أولشمالهما لصتا أولنفسهم تخطو تقورضت أوبأجمعهم در عار داحت ع أصدقتم
تستعجما أفلشمالهما خلا تتخالصون تتفاهمنان قحبن نذف مردع تستشرقنان خلد شأ افترقت نخبل
تتقاولان تقبلتا أتحرون تتواجدوا نجز ف وبتلقاءهما أبوهم حدق حظ استؤببتما دلستا تتفانجون نرغت
تتأقلمون م سم طنبیا تحرقا وبق تتسولا جوف رستنی دص آن تتبرزا خدا نصدر فطح ها صد ی غد سفد
ازملنان فبتلقاءهما تودأن تعاص تفوجن عررن طبلن رواعف ذبب مع تعرجتما أغوتا لحت تنصی تب خزل
أولعامتهما أشعوا انقصفتن ل ازملی استدرت شق استصدرنان استمرتا أسول تنتظمون ترقبان أجاهل
أولبعضهما أجهزتا نفن تتخندقنان هوم ت أعولنی نف أمضغن شظ ثمنان ر تنضدوا جمتم أفلأجمعهما سط
استقدمتما بمثلهم اعتزلتا زفی انشؤوا تنضغظون أهاهن أضرتن ی خم ش أولأجمعها حلا توحما خل رعو
هض تتنظفنان قن أفبنفسهما شن تخم وطدا رفوض أنورتا تستمرون تتقبن تمحل جرو رقی أذنان قرطت
احش آباد ات عل باعث رقعتی عشتن تضطلعوا غطس استبرأ غل تتماجدان لمحن اهتلتما أولمئلهم
أفلشمالهما أفلأجمعهما استوعرن نقأ تصما أشهق سرتم تتحارقون تنتیزنان التعن أفلأمامهما بریز ص مصمم
برآ رحتما تتزمرنان تضبطنان أولأمامهما نوب تخف رمق انبتم زیدن ترهفا رز توصوصوا دحنا ب فتلتتم
رؤن نقوض ؤ اخطآن تستغفلنان تختم بلی نلو عب تبارزان ثار ونفسهما حشرنا أقی أفلشمالهما ص وعبا
أولعامتهما تستنظفنان أسا هف استلهمتما أنغب أقبأجمعهما ربطنا فد بابع تغلظون عر فبتلقاءهما أؤازر
تستوثقان خط نؤو ف انسلتم عنوس تداعب نغظو استأمرت تحتف نهمش اندد اهجدان مغل تضمض شخ
تتلاصقان تتف أجهدان اقبضان تتعقبن غضو تعزما قر استلزمتا نظفرنان تصادمتما تعشبا ذق زع تدمم
عقف تصاعبنا أنفسها وبتلقاءهما دق صف ذو أعددتم طبون استنفرتما صلف ظ غلا قدمت تمهرن تستفزا
رغا اهمعان أفاد غتا استرهبتما غظ ولتلقاءها حجور انتحس ص آقن تنسرقوا ؤ

أردو برصغیر کی زبان رابطہ عامہ ہے اس کا ابھار 11 ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ شروع ہو چکا تھا اردو
، ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے۔ اس کا ارتقاء جنوبی ایشیاء میں
سلطنت دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی
ہوئی

أردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ پاکستان کی
قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

أردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ أردو اور ہندی میں بُنیادی فرق یہ ہے کہ أردو
نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے۔ جبکہ ہندی دیوناگری
رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ ماہرین لسانیات أردو اور
ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ان کو معاش اللسانی تفوّقات کی
بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی ، أردو سے نکلی اسی طرح اگر اردو اور ہندی
زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th) بڑی زبان ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ، اردو کی ابتداء کے متعلق نظریات اور دکن میں اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ
برصغیرمیں 635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے اسے
مضبوط فوج کی ضرورت تھی اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم دیا ان 635
ریاستوں سے کئی نوجوان امڈ آئے سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے جس سے فوجی
انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک نئی زبان متعارف کروائی
جائے تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جن سے آگے اردو برصغیرمیں پھیلتی چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی، عربی اور فارسی زبانیں شامل تھیں چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری اُردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے ایس۔آئی۔ایل نژادیہ کے 1999ء کی شماریات کے مطابق اُردو اور ہندی دُنیا میں پانچویں سب سے زیادہ بولی جانی والی زبان ہے لینگویج نوڈے میں جارج ویبر کے مقالے: 'دُنیا کی دس بڑی زبانیں' میں چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اُردو اور ہندی دُنیا میں سب سے زیادہ بولے جانی والی چوتھی زبان ہے اسے دُنیا کی کل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

اُردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں درحقیقت، ماہرین لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اُردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اسی طرح اس کے برعکس

پاکستان میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اردو

اُردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے اس نے کروڑوں اُردو بولنے والے پیدا کردیئے ہیں جن کی زبان پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، برابوی، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ اُردو پاکستان کی مشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے اُردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اُردو کہلاتی ہے۔ یہ امر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اُردو بولنے والا وہ ہے جو اُردو بولتا ہے گو کہ اُس کی مادری زبان کوئی اور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اُردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اور ہے لیکن وہ اُردو کو بولتے اور سمجھ سکتے ہیں پانچ ملین افغان مہاجرین، جنہوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اُردو روانی سے بول سکتے ہیں وہ تمام اُردو بولنے والے کہلائیں گے پاکستان میں اُردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامہ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: بھارت میں اردو

بھارت میں، اُردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں ان میں اُتر پردیش کے حصے (خصوصاً لکھنؤ)، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، کولکتہ، میسور، پٹنہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اُردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکہ نصاب اور طریقہ امتحانات ہیں بھارتی دینی مدرسے عربی اور اُردو میں تعلیم دیتے ہیں بھارت میں اُردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے

جنوبی ایشیاء سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اُتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافہ دہلی کی سرکاری زبان ہے اس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور

راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے مثلاً انگریزی میں کہیں گے "وہی سا آ لائی"

کہ بیر: شاعیر و خواناسی ناسراوی خہ لکی ہیندستان بوو. لہ دہوروبہری سالی ۱۵۴۰ء لہ شاری بہ نارہس لہ دایک بووہ. باوک و دایکی کہ بیر موسلمان بوون و ناوی کہ بیریان (کہ یہ کیک لہ ناوہ کانی خودای موسلمانانہ) لہ سہر مندالہ کہ بیان ناوہ. کہ بیر لہ لای راماناندای ہیندو شاگردی کردوہ و زانیی زوری تہو کاریگہری زوری لہ سہر کہ بیر کردوہ. ہر وہا ہونراوہ نووسانی فارسی وہ کوو مہولانای رومی تا رادہیک لہ سہر بیروا و ہونراوہی کہ بیر کاریگہر بوون. کہ بیر شاعیریکی شہ فاهی بووہ و زوریہی ہونراوہ کانی سینہ بہ سینہ لہ ناو خہ لکدا ہاتوہ یان موریدہ کانی نووسیویانہ تہوہ. ناوہ روکی شیعہ کانی بہ زوری عیرفانی و زور پرخنہی لہ دوڑمنایہ تیی نایینی گرتوہ. ہر وہا پرخنہی لہ پہوالہت پرستی، ریا و ہندیک لہ دابونہ ریتہ کانی کومہ لگی ہیندی گرتوہ. لہ سہر بزوتنہ وہی بہہ کتی و نایینی سیکیزم کاریگہری بووہ و لہ ہیند و ولاتانی دہور و بہریدا شوینکہ و توانیکی زوری ہہیہ. شوینکہ و توانی کہ بیر ریازی کہ بیریان داناوہ کہ لہ ٹیستہ دایکی ۱۰ ملیون شوینکہ و توانی لہ باکوور و ناوہ راستی ہینددا ہہیہ [۲]. لہ سہر تہا سہدہی بیستہ مدا رابیندرانات ناگور خواہنی خہ لاتی نوبل لہ کتیبی چریکہ کانی کہ بیردا سہد شیعری کہ بیر ی بہ ہاوکاری ٹیٹلین ناندہرہیل وہرگیراپہ سہر ٹینگیزی و تہم شاعیرہی زیاتر بہ دنیا ناساند.

لہ سالی ۱۵۴۰ء لہ دایک بووہ. تہگہرچی بریک کہس لہ دایکیوونی تہویان بہ ۱۳۹۸ تومار کردوہ [۳]. سہبارت بہ ژیانی کہ بیر قسہ و تہفسانہ و چیروکی زور ہہیہ، تہم جیاوازیانہ لہ کات و شوینی لہ دایک بوون و کہ سایہ تیی دایک و باوکیہ وہ دہست پین دہکا. [۴] چونکہ ہیندووان و موسلمانان ہردو تا رادہیک کہ بیر لہ خویان دہزائن و ہرکام ہولیان داوہ کہ زورتر بہ لای خویاندا رای بکیشن. بون نمونہ لہ تہفسانہ یہ کدا ہندیک گوتویانہ کہ دایکی کہ برہمہنیک بووہ بہ کچینی ماوہ تہوہ و شووی تہ کردوہ و لہ دوا ی زیارت کردنی زیارہ تگہ یہ کی پیروزی ہیندوہ کان بہ جوریکی خودایی زکیر بووہ و دواتر کہ بیر ی بووہ. بہ لام لہ بہر تہوہی کہ میردی تہ بووہ کورہ کی داوہ بہ پیاو و ژنیکی جولاہی ہزاری موسلمان [۵]. یان گوتراوہ کہ دایکی بیوہ ژن بووہ و لہ ترسی بہ دناوی سپاردوویہ تی بہ پیاو و ژنیکی موسلمان. بہ لام تہوہی کہ تا رادہیک کی زور ریک کہوتی لہ سہری ہہیہ و کہمتر لہ تہفسانہ دہچن تہوہیہ کہ باوک و دایکی کہ بیر موسلمان بوون و ناوی کہ بیریان لہ سہر ناوہ [۶]. جگہ لہمہ لہ سہر شوینی لہ دایکیوونی تہو ریک کہوتہ ہہیہ کہ لہ شاری بہ نارہس یان لہ دہوری تہویدا لہ دایک بووہ.

کہ بیرہر لہ تہمہنی مثالہ وہ چوہ تہ لای راماناندای ہیندو و بووہ بہ شاگردی و بیر و رای تہو لہ سہری زور کاریگہر بوہ و لہ شیعہ کانیدا زور باس لہم پیوہندیہ شاگرد و ٹوستادیہ دہکات. ہرچہ ند موسلمانانہ کان دہلین کہ بیر لہ دوا ی راماناندا کہوتوہ تہ ژیر چاودثیری سؤفیہ کی موسلمان بہ ناوی پیر تکیی جانسی کہ خہ لکی شاری جانسی ہیند بوہ، بہ لام کہ بیر لہ شیعہ کانیدا باسی کہ سیکی وہا ی تہ کردوہ [۷] ہر وہا کہ بیر بہ پیچہ وانہی مورتازہ برہمہنہ کان بنہ مالہ و ژن و منالی بوہ و ژیان دنیایی تہرک تہ کردوہ. تہو وہ کوو باوکی بہ پیشہی جولاہی ژیان بردوہ تہ سہر و وا دیارہ خویندہ واریہ کی زوری تہ بوہ. وا دیارہ کہ بیرہ لہ بہر تہوہ بیر و را جیاوازانہ کی کہ بوویہ تی لہ بہ نارسدا کہ ہنکہی برہمہنہ کان بووہ کہوتہ بہر پرخنہ و نازار و لہ سالی ۱۵۹۵ء لہ بہ نارس دہرکراوہ، کہ لہ تہو کاتہ دا دہور و بہری شہست سال لہ ژیان تیپہر بووہو. لہ دوا ی تہم پروداوہ کہ بیر روو لہ باکووری ہیندستان دہکا و لہ گہل کومہ لیک لہ موریدان و بنہ مالہ کہیدا ژیان لہوی دہباتہ سہر. [۸] [۹]

کہ بیر لہ سالی ۱۵۱۸ء کوچی دوا ی کردوہ و لہ شاری ماگہر، لہ ہینددا بہ خاک سپراوہ. تہفسانہ یہ کہ لہ سہر مردنی ہہیہ کہ دہلٹ لہ دوا ی مردنی کہ بیر لہ نیوان موریدہ کانیدا ناکوکی ساز بوو کہ تہرمہ کی کہ بیر چی پیٹکہن. موسلمانان دہیانویست بیشورن و بہ شتوازی موسلمان بیٹن و ہیندوہ کانیش دہیانویست تہرمہ کی بسووتین و خولہ میٹہ کی ہلگرن. بہم جوہر نیک بوو شہر لہ بہنیداندا ساز بیٹ تا کہ بیر

خوۋى پېن نېشان دان و گوتى كه سه یرى تابووته كه ى بكن. ههروه ها پېنى وتن كه له نېو تابووته كه دا باوه شېك گولۍ بۇن خوۋش له جېنى ته رمه كه دا هه ىه. نه شى هېندوه كان نېوه ى نه و گولانه هه لگرن و بېيه نه وه بۇ شارى به نارس و له وى بېسووتېنى و موسلماننه كانېش نه و نېوه كه ى له شارى ماگه ردا بنېژن. به م جۇره شه ړى نېوان مورېده كانېش دواى پېهات. [۱۰]

سامورايى يا بوشى ژاپونى جنگجو نام ايسه. سامورايى لوغت فگيفته بوبوسته چه ساپوراي كى اونه معنى لوغت يعنى كسى خدمتا گودن. تاريخ ميان ايتا طبقه خاص ژاپون جامعه ميان بېد. و تا قبل سال 1868 (ميجى دوره آغاز) ايتا جرگه چه خلايرا ژاپون ميان بېد. سامورايى اول بار سياسى هرج و مرج زما ميان (467-1573) موهم بوبوستيد. ا زما ميان ژاپون اورشين و هش پر كه بوبوسته بو. و هر كى خوره، ايتا صارا ميان حكومت گودى. ا تاريخى دوره ميان، ژاپون دورون پور جنگانى اتفاق دكفته و نياز به سامورايين ويشتر بوسته. و سامورايين قوت بېگيفتيد. قرن دوازدهم ميان، دو تا كوگا ژاپون دورون قودرت دشتيد. ايتا تايرا كوگا و اويتا ميناموتو كوگا نام دشتيد. ا دوتا كوگا ويشتر ژاپون صاراى مالك بېد و ده كوگاهانه امره پور جنگ بېگيفتيد. سال 1192 ميان، ميناموتو يوريتومو موفق بوبوسته ايتا سياسى قودرت بدست باوره و شوگون جاجيگه خوره چكونه. يوريتومو كاماكورا سلسله تاسيس بوگوده و اونه فرمانروايى كل ژاپون ميان آغاز بوبوسته. يوريتومو حكومت دورون، قودرت و مناصب سامورايين دست دكفته و اوشان ژاپون جامعه ميان قوت بېگيفتيد. قرن شانزدهم ميان، تويوتومى هيده يوشى (1598-1537) شوگون بوبوسته. وى پور جنگان دورون پيروزا بوسته و خو رقيبان دشكنه و همه كوگاهانه فوگوردانه و ژاپون ايجابى وجود باورده. وى ايتا طبقاتى نظام وجود باورده و دستور بدا فقط سامورايين ننيد خوشانه شمشيرانه بداريد. سابقه زما م، وختى جنگ نوبو و صلح و آرامش بو سامورايين كشاورزى يا گالكف كار گوديد. هيده يوشى بوگفته كى سامورايين دو راه ويشتر نريد. يا كشاورز بېد يا سامورايى بمانيدو هيده يوشى، سامورايين فرمان بدا كى يا كشاورزى و بجاركار بوكونيد يا اگر تصميم بېگيفتيد سامورايى بېد قلايان و كله بستان دورون، خلايران (سامورايين) امره زندگى بوكونيد. هيده يوشى قانونى وضع بوگوده كى فقط سامورايين تنستيد خوشانه امره شمشير بداريد. ا طبقاتى نظام كى هيده يوشى چگونه، توگوكاوا اياسو زما م قوت بېگيفته.

ادو دوره ميان (1603-1867)، سامورايين، ژاپون جامعه ميان، جاجيگه خاص و موهم بوبوسته. قبل ايتا سامورايى، كشاورزى، پيله ورى يا بازار مچى گودى. سامورايين همه تان ايتا كله بست يا قلا دورون زندگى گوديد و اوشانه ارباب و چكنه اوشانه دس اوكونف بچ فدايى. باخى سامورايين ايسا بېد كى ارباب يا چكنه نشتيد. اوشانه دوخايد رونين. ا جرگه كى اوشانه نام رونين بو ادو دوره ميان پور مشكل وجود آورديد و آشوب و جنايت گوديد. بعد سكى گاهارا جنگ كى توگوكاوا كوگا پيرو بوبوسته و بتنستيد خوشانه رقيبان دشكن بديد. ژاپون 250 سال صلح ميان دوارسته و توگوكاوا كوگا واستى دوشمن و رقيب نيسا بو و همه تان جوخوفته بېد. هنه واستى جنگستن اهميت و مبارزه چم كم بوبوسته. پور سامورايين سياستمدار، معلم و بازيگر بوبوستيد. وختى ميجى دوره فرسه و فئوداليسم، ژاپون ميان خاتمه بېگيفته، سامورايى هميشك واستى ژاپون جامعه ميان ديمه بوبوسته.

ژاپونى شمشير

ايتا شمشير ايسه كى مردوم اونه امره سامورايى شناسيد. قديمى ژاپونى شمشير (نارا دوره) ميان، چوكوتو نام بو كى پهن تيغه دشتى. ولى نهصد سال اخير ميان، ويشتر شمشيرانه خميده تيغه امره چكوديد. ا شمشيران نام (اوچيگانانا) و (كاتانا) بو. ا زما ميان، دوتا كوچى شمشير وجود دشتى كى اوشانه نام واكيزاشى و تانتو بو. پور سامورايين دوتايى هم كوچى و هم پيله شمشير استفاده گوديد. مثلا هم واكيزاشى و هم كاتانا. تركيب ا دو شمشير سامورايى سمبل بوبوسته. وختى ايتا سامورايى دوتا شمشير ايتا دراز و ايتا پاچ اوسادى خو امره حمل گودى اصطلاحا دوخايد دايشو (يعنى پيله دانه و كوچى دانه). ادو دوره ميان فقط سامورايين اجازه دشتيد دايشو بداريد.

يومى

يومى ژاپونى پيله كمان نام ايسه. يومى سنگوكو دوره چه رونق بگفته. وختى سامورايين تانگاشيما توفنگ (ژاپونى شمشال توفنگ) امره آشنا بوبوستيد. ولى پور سامورايين ايسا بېد يومى امره به عنوان ايتا ورزش

استفادہ گودید۔ یومی جنس چگودہ بوبوستہ بو جہ بامبو، چوب، نی و چرم۔ یومی تیر پینجاہ تا صد متر بیگادہ بوستی۔ یومی امرہ اسب سر ویشتر تیر بیگادید کی آ ورزشہ دوخادید یابوسامہ۔

پیشدار

ژاپونی پیشداران نام یاری و ناگینا ایسہ کی ساموراییں اوشانہ امرہ جنگستید۔ یاری ایتا پیشدار بو کی جنگ دورون ناگینا جانشین بوبوستہ۔ یاری ایتا انفرادی سلاح نوبو بلکہ ایتا جرگہ آشیکارو (پیادہ خلاہر) کی داوطلب سرباز بید اونہ امرہ جنگستید۔ پیش دار نسبت بہ شمشیر جنگ دورون ویشتر تاثیر بنا و جنگستن موقع پیادہ و سوارہ جولو بختر بو۔

انسان دا جوز دد پلان والے دو پیراں تے چلی والے بن مانساں دے نر نال اے تے سدا کھلونا، دوپیراں تے چلنا، ہتھاں تے اوزاراں دا ودھیا ورتن، اک وڈا دماغ تے پوٹ وٹیاں ربتلاں ایہدیاں اچیچیاں صفتاں نیں ڈی این اے تے پرانیاں ہڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چڑدے افریقہ دے پاسے توں 200000 ورے پہلاں تریا تے 50000 ورے پہلے اپنے ہندے نویں پنڈے تے سوچ دے وکھالے تے اپڑیا [1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایدے کول اک بہت ودیا تے وڈا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے رپھڑ مکاسکدا اے سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے آزاد ہتھ نیں جتاں نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی بور جیون دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنگے ول نال ورت سکدا اے بور وی اچی پدھر دیاں سوچاں جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیانف [2] اوہ گلاں نیں جیہڑیاں کہ اوہنوں 'ہندہ' بنادیاں نیں انسان سوائے انٹارکٹکا دے سارے براعظماں تے ریندا اے زمین تے انسانی گنتی ست ارب توں ود اے [3]

اج دے انسان دا نانچہ تے پنڈا پرانا سیانا مانس توں وشکارلے پتھ ویلے وچ 200,000 ورے پہلاں افریقہ رچ وکھالے وچ آیا [5] تیسرے پتھر ویلے دے مذ تے 50,000 ورے پہلے اپنی بن دی سوچ تے ربتل؛ اپنی بولی تے موسیقی نال انسان نے اپنا آپ دسیا افریقہ وجوں انسان 70,000 ورے پہلے نکلیا تے ساری دنیا تے پھیل گیا تے اپنے توں پہلے دے پرانے انسانی مانساں نوں مکادتا 40,000 وریاں وچ اوہ ایشیاء یورپ تے اوشیانا تے پھیل گیا 14,500 ورے پہلے دے نیڑے تریزے اوہ اتلے تے دکھنی امریکہ تک اپڑ گیا [6]

10000 ورے پہلے تک انسان دا گزارا شکار تے سی وائی بیجی دے نر نال انسان کول کھان پین نوں فالٹو شیواں جیدے نال ہپار تے کاروبار ٹرے دھاتاں دے اوزاراں دا بنن تے ورتن تریا ڈنگراں نوں پھڑ کے پالیا جان لگیا 6000 ورے پہلے مصر عراق تے پنجاب وچ ربتلاں تے سرکاراں دی نیو پٹی فوجاں دی بنان دی ہچاؤ لٹی لوڑ پٹی تے دیس دا پرہندہ چلان لٹی ایس کم دے لوک رکھے گئے کم دیاں شیواں لٹی دیس اک دوجے دا ہتھ وی ونداندے سن تے ایس لٹی لڑائیاں وی لڑیاں گیاں

پرانا یونان اک مڈلی ربتل سی جتھوں لوکراج، فلاسفی سائنس اولمپک کھیڈاں لکھتاں تے ڈرامہ 2000 توں 3000 ورے پہلے ٹرے [7] لیندے ایشیاء توں یہودیت تے ہندستان توں ہندو مت وڈیاں تے مڈلیاں مزہبی سوچاں سن پچھلے 500 وریاں وچ یورپ وچ پرنٹنگ پریس دے بنن بور نویاں چیزاں بنن تے اک انقلاب لے آندا یورپی کھوجیاں نے دنیا کھنگالدتی تے ساری دنیا تے یورپ نے مل مار لیا

20ویں صدی دے انت تے انفارمیشن ویلے دا مڈ بجن تے دھیا اک نویں ویلے وچ آگئی تے اک دوجے نال جڑگئی ایہ دنیا بن اک پنڈ وانگوں اے ایس ویلے 2 ارب دے نیڑے انسان انٹرنیٹ نال اک دوجے نال جڑے ہوئے نیں [8] 3 ارب لوک موبائل فون ورت رئے نیں [9]

انسان دا قد نسل جغرافیہ کھان پین تے کم نال جزیا اے اک جوان وشکارلے ناپ دے انسان دا قد 1.5 to 1.8 میٹر (5 to 6 فٹ) ہو سکدا اے اک انسانی مادھ دا جوکھ 54-64 کلوگرام تے نر دا 76-83 کلوگرام ہوندا اے [10][11]

جنا زنانی دے ملن نال زنانی یا مادہ اندر نیانے دے ہون دا کم نر دا اے تے 9 مہینیاں مگروں اوہ جمدا اے انسان دے نیلے دا جمنا دوجے بن مانساں نالوں چوکھے درد والا ہوندا اے تے ایدے نال موت وی

بوسڪڊي اے [12] ايدا وجه انساني نڀائے دے سر دا وڏا ٻونا تے دو پيراں تے چلن باجون زنانہ پيلوس ٻڏياں دا تنگ ٻونا اے [13][14] نڀانہ جمن تے زنانیاں دے مرن دی گنتی غریب دیساں وچ زیادہ اے [15] امیر دیساں وچ جمے نڀائے دا جوکھ 3-4 کلو (6-9 پاؤنڊ) تے قد 50-60 سینٹی میٹر (20-24 انچ) ٻوندا اے عریب دیساں وچ کاڙے دا تھوڙا جوکھ ٻونا اوڀاں دے مرن دی وڏی کارن اے انسانی نڀائے جمن ویلے بالکل بے بس ٻوندے نیں تے 12 توں 15 وریاں دی عمر وچ جنسی ناٻ نال وڏے ٻوندے نیں انسان دے جین دی عمر وکھرے دیساں وچ وکھری اے امیر دیساں وچ زیادہ تے غریب دیساں وچ تھوڙی ٻانگ کانگ وچ جنیا دی ایورج عمر 78.9 تے زنانیاں دی 84.8 اے سوازی لینڊ وچ ایہ 31.3 اے [16] اک فرانسیسی سوانی جین کالمنٹ نوں 122 ورے دی عمر نال سب توں زیادہ عمر دی انسان منیا گیا اے [17]

کراچی (اردو: کراچی، انگریزی: Karachi) پاکستان جو سڀ کان وڏو شهر ۽ صنعتی، تجارتی، تعلیمی، مواصلاتی و اقتصادی مرکز آهي. کراچی ۽ جي رهواسي ۽ کي کراچيائيٽ سڏيو ويندو آهي. کراچی دنیا جو ٻيون وڏو شهر آهي [3] کراچی پاکستان جي صوبي سنڌ جو گادي جو هنڌ آهي. کراچی شهر وڏي سمنڊ جي ساحل تي سنڌو ٽڪور جي اتر اولهه ۾ قائم آهي. پاکستان جي سڀ کان وڏي بندرگاهه ۽ هوائي اڏو به کراچی ۾ قائم آهي. کراچی 1947ء کان 1960ء تائين پاکستان جو گاديء جو هنڌ به رهيو. کراچی شهر نه رڳو سنڌ جو کاروباري مرکز آهي، پر خطي ۾ هڪ اهم بندر پڻ آهي.

موجوده کراچی جي جڳهه تي واقع قديم ماهي گيرن جي بستين مان هڪ جو نال ڪولاچي جو ڳوٺ هيو انگريزن انويهين صدي ۾ هن شهر جي تعمير و ترقي جون بنيادون وڌيون. 1947ء ۾ پاڪستان جي آزادي جي وقت کراچی کي نو آموز ملڪ جو گاديء جو هنڌ منتخب ڪيو ويو. ان جي وجه سان شهر ۾ لکين مهاجر جو دخول ٿيو. پاڪستان جي گاديء جو هنڌ ۽ بين الاقوامي بندرگاهه هئڻ جي وجهه سان شهر ۾ صنعتي سرگرميون ٻين شهرن کان پهريان شروع ٿي ويون. 1959ء ۾ پاڪستان جي گاديء جو هنڌ اسلام آباد منتقلي جي باوجود کراچی جي آبادي ۽ معيشت ۾ ترقي جي رفتار گهٽ ناهي ٿي. پوري پاڪستان مان ماڻهون روزگار جي تلاش ۾ کراچی ايندا آهن ۽ ان جي وجه سان هتي مختلف مذهبي، نسلي ۽ لساني گروهه آباد آهن. کراچی کي ان وجه سان مني پاڪستان (Mini Pakistan) نڏيو/پاڪستان به چيو ويندو آهي. ان گروهن جي باهمي ڪشيديگي جي وجه سان 80 ۽ 90 جي ڏهاڻين ۾ کراچی لساني فسادن، تشدد ۽ دهشت گردِي جو شڪار رهيو. بگڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاء پاڪ فوج کي به کراچی ۾ مداخلت ڪرڻي پئي. اڪويهين صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ کراچی جي حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي. کراچی جي امن عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شهر ۾ مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي. کراچی درياء سنڌ جي ڏهاڻي جي اترين حد تي واقع آهي. شهر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود پايو. کراچی 52° 24' اتر ۽ 67° 03' اوڀر تي واقع آهي.

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءُ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءُ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن يعني 41 هزار 4 سَو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ 130 ميل ڊگهو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آهن پر ڪو به وڏو شهر آباد نه آهي. ٽڪور کي ويجهي ۾ ويجهو شهر نٿو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شهر کراچی اولهه طرف آهن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شهر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مهيني ۾ 70 کان 85 درجا فاهانائيٽ جڏهن ته جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فاهانائيٽ رهندو آهي. ڪنهن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آهي.

هن وقت سنڌو درياءُ مان تازو پاڻ نه ملن ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا ٽمر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جيئڻان جي جنگ هارائيندي نظر اچي رهيا آهن. سنڌو ٽڪور جا ٽمر ٻيلا جيڪي اڳي ۵۵۵ هيڪٽرن تي پکڙيل هئا، سي هاڻي رڳو ۵۵۵ هيڪٽرن تائين محدود رهجي ويا آهن. ساڳيءَ ريت جهينگي ۽ ڀلي جو نسل پڻ خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رهيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻي ۽ سنڌو درياءُ جي مني پاڻيءَ جي ميلاپ تي دارومدار رکي ٿو.

توهان اهڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي هتي پهتا آهيو، جيڪو اڃا وجود نه ٿو رکي. اهڙو صفحو جوڙڻ لاءِ هيٺين باڪس ۾ ٿاڻيپ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادِي صفحو ڏسندا). جي توهان هتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آهيو ته رڳو پنهنجي جهانگوءَ جو back بٽن ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توهان لاڳ ان ٿيل ناهيو. هن صفحي جي سوانح ۾ توهان جو آءُ پي پتو درج ڪيو ويندو.

سند، جنهن جو صحيح اچار ”سندو“ آهي، سو شروعاتي طرح انهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الهندن ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اهو غلط اچار انهيءَ ڪري قائم رهيو، جو اهو سڪندر اعظم جي ساڻين سندس ڪاهن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اچارن ۾ اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رهندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه السلام کان هڪ صدي پوءِ جوڙيل هڪ ڪتاب ۾ ”سنٿاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجهه وڌيڪ قريب آهي. بعد ۾ ”سند“ جو نالو انهي ملڪ تي پيو، جنهن کي سندو نديءَ جو هيٺيون وهڪرو رجائي ٿو، يعني اهو ملڪ انهن ڏاني ندين جي سنگم کان هيٺ تي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنهن منجهان اهي وهيون ٿي. اها ڳالهه بلڪل مناسب آهي، جو سند جي سر زمين درياهه شاهه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرجيو ئي درياهه شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيڪو ڊيگهه ۾ سوين ميل ۽ ويڪر ۾ سو ميلن تائين آهي، سندوءَ جي پاڻي ڪٺو ڪٺو ڪري آني تهه مٿان تهه رکي جوڙيو ۽ ٿاڻيڪو ڪيو آهي. جنهن پٺيءَ کي اڄ اسان جا پير لٽائين ٿا، سا اها ساڳي پٺي آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لٽائيندا هئا: يعني سندوءَ جو لوڙهي آندل لٽ، جنهن کي گرميءَ، پاڻيءَ ۽ ساوڪ جي تاثير سڌاري سنواري، هڪ سنئين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڻريءَ جي ڇيڙن تائين ائين پٿاري ڇڏيو آهي، جن ته ان جو ڪو ڇيهه ئي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاڇرو کي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاڇري کان ڪجهه فٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاپ اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاڇري جو مهانڊو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لڪا لاهه اڄوڪي چٽي ۽ بلڪل واضع مهاندي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه ڦريل هجن. پر اهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سند جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين پر وارين سر زمينن تي نظر ڦيرائي وٺون.

سندوءَ جي ويڪريءَ ماڻريءَ جي کاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿر، آهي. جنهن ۾ لاڳيتو ٿي سوء ميل سج ٿي سج آهي ۽ جيڪو هري هري ڇڙهندو، وڃي ابو ٽڪريءَ ۽ والي ٽڪرن تي کڻي ٿو. جمڙاڻو جي منڍ واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن تائين پنهني علائقن جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپر- واريءَ جا دڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن ڪنهن سڌي سنوائي ميدان ۾ ڇپن جون قطارون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پٽون ڪڇي مرگهڙي اچن ٿيون، ۽ سندوءَ جي ليٽ وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر تائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، انهن پنهني ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف مُول منڍ وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين ڪئي ڇنڇي ته ٿلهي ليکي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءَ فرق ڏکڻ- اولهه جي چوماسي جي بل نبل ۽ گهاٽيءَ واديءَ جي ڪري ڦرندو گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا آلهندي پاسي کان اصل سند جون حدون انهن ڪڪرائين ماڻرين جي ڇيڙي جي سنوت ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاڪرو علائقي تائين هليون وڃن ٿيون. پر حقيقت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳولڳ زمين ٽڪرين تان وهي آيل لت منجهان ٺهيل آهي. اها سندوءَ جي لت کان بلڪل نرالي ٿئي ٿي. اهو ٿر جنهن کي مڪاني طرح ”ڪاڇو“ سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليمان جبل ۽ بولان لڪ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبلن جي وچ ۾، ڊيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سندوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو چيڪي مٽيءَ جهڙيءَ مٽيءَ جو تراڪڙو بيابان آهي، جتي سبزو ۽ ساوڪ نه هئڻ جي برابر آهن. اهو بيابان هڪ قدرتي روڪ آهي- اهڙي ئي اڏول، جهڙا اهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ناهين ٿا. ان بيابان جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران اُتر وارين ايراضين سان لاڳاپيل سمجهيو رهيو آهي. سند جي ڪڇي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پر ايتي ۽ ترتيب سان: يعني اتريون ڀاڱو ڪڇيءَ جي ڇيڙي کان ويندي منڇر تائين بظاهر ان ڀڳل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽاڪرو ڇپر نظر ايندا، جن جي وچ ۾ سئين پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو ٿر ڏکڻ

ڏانهن هلندي، هوريان هوريان ويڪر ۾ وڌندو ۽ اُچارڻي ۾ گهٽيو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ناهيندو نظر نٿو اچي. انهيءَ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون اُڪري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪپر کان سائيڪو ميل اُتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ ويڪر انهيءَ مفاصلي جي اڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي نديءَ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لت منجهان جُڙيو آهي. ۽ مٿي ڄاڻيل ڪڇيءَ جي ميدان وانگر، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل پر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هيءُ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون ان سر زمين سان شامل رهيو آهن، جنهن کي سياسي طور ”سنڌ“ جي نالي سان ياد ڪيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سنڌ جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، الهندي ڪوهستان يعني ڪاڇي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سنڌ ڏي هلن“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سنڌ جي معنيٰ اهائي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سنڌو نديءَ ٺاهيو ۽ سدا تائيو آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اُتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 71 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سنڌ ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هان اسان کي ان تشبيهه تي مٺيان لڳي سگهي ٿي، ڇو ته سنڌ تهذيب کي مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ٿي ويو، تڏهن به نيل ۽ سنڌوءَ جي هيٺانهين ماڻھن جي وچ ۾ حيرت جهڙي مشابهت آهي: ٻنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پيو-وڇوٽ ٽڪرا- بُٺ ٽڪر، ڪڇو ۽ وارياسو- ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڄي کان کاٻي ڏسڻ ۾ اچن ٿا. ٻنهي ۾ وچ واريءَ ماڻھيءَ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني ٻوڏ تي آهي. آبهوا ۽ زمين جي خيال کان ٻنهي ملڪن اندر نباتات ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيترو فرق ناهي. ڪو سنڌ واسي موٽر رستي سوئيز کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لٽاڙي، لبيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمٺزل ايتري مشابهت ڏسڻ ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو تر سنڌو ماڻھيءَ جي پيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهائي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياهه سان گوني ڪنڊ ناهيندي، ڪيتريون به ماڻھون ڪيون، ته ڪٿي به سنڌو ماڻھيءَ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سبلاڻ د ڪونر ولايت د وٽپور ولسوالۍ په يوه روشن فکړه پښتنه کورنۍ کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې دې نړۍ ته سترگې پرانيستي. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته يې اړ کړل؛ څو د سر پنا لپاره له هېواده بهر لاړ شي، د سبلاڻ پلار هم دې ته اړ شو چې گاونډي هېواد پاکستان ته کډه وکړي. د ورکټوب خاپوړي يې يې هلته وکړې او له هغې وروسته، يې پلار د يو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په يو ښونځي کې ورته داخله واخيسته. کله چې د ښونځي له لومړي پړاوه ووت يعنې د منځنۍ ښونځي يې پيل شو، ورسره يې په ښونځي کې د معارف پېژندنې، ستاينې، او داسې نورې ترانې، نعتونه او د نورو شاعرانو شعرونه به يې د سټيج په سر ويلې. کله نا کله به يې د سټيج نطاقي هم کوله، چې د ښې کارکردگې له امله يې ښوونکوي د يو ټکره او با استعداد شاگرد په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسين سبلاڻ په د ترانې په گروپ کې لا پرمختگ وکړ، د ترانې سرټيم او له هغې وروسته د ټول سټيج کنټرولونکي او جوړونکي شو. له هغه وخته يې دې شعر له لوستلو سره ډېره مينه پيدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به يې لوستل او خوند به يې ترې اخيسته. په همدې ترتيب يې ښونځی تر دولسم ټولگي پورې ورساوه او د فراغت سند يې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل گران هېواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر يې له شعر او شاعرې سره مينه وه، د سندرو اورېدلو ته به يې هم ډېر وخت ورکاوه. د وخت په تېرېدو سره يې په رسنيو کې کار پيل کړ. د نورو کارنو ترڅنگ يې ځينې تفريحي خپرونې او ورسره يې د شعرونو په ديکلوমে کولو کې هم ونډه اخيسته. د شعر په ديکلومه کولو کې ډېره ښه وړتيا لري، خداى ج ورته د ښې څېرې سره ښکلې خواني او ښکلې اواز هم ورکړی، چې د اواز او ليدلو مينه والو يې خورا زيات دي. له همدې ځايه وو چې د شعر او شاعرې ډگر ته يې را ودانگل، ډېرې شعرونه او غزلې يې وليکلې، خو په وينا يې زړه يې پرې اوبه نه دې څښلې، څو يې د کتاب چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري، يوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په ټکر کې وتلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايي. د هغوې د خوښې مطابق به انتخاب کوي، لوستونکو او مينه والو ته به يې وړاندې کوي. د تلویزيون په پرده ډېر ځله د شعر په ديکلومه کولو، او نورو تفريحي خپرونو په وړاندې کولو سره ليدل شوی. له اکټ کارې سره يې ځانگړې مينه

وه، چې دې مينې او علاقې تر دې را ورساوه، چې بايد په راتلونکي کې په فلمونو او ډرامو کې هم کار پيل کړي، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغوی له حرکتونو سره يې زړه پورې توب خورا زيات وو، همېشه به يې هڅه کولا له ځانه سره داسې اکتونه وکړي، څو په دې مطمئن شي، چې کولای شي په فلمونو او ډرامو کې هم کار وکړي، ليدونکو او ننداره کونکو ته ځان د يو تکړه اکت په بڼه رو وپېژني نه يوازې فلمونو او سريالونو سره مينه يې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و ځاوه، چې بالاخره د فلمي حرکاتو په لوبولو سره هېوادو الو ته د وخت انځورونه روښانه کړي او د خلاصې لارې چارې يې ورته په گوته کړي. سېلاب له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شوتېنگ پايلې يې تر ډېره ورته مثبتې وې، د ليدونکو لخوا ورته د ستاينې صحنه څرگنده شوه، ښه به جوړت سره يې وويل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېڅ ځنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه يې په دوه تلویزيوني سريالونو کې کار کړی، په ليدو يې په مينه والو کې خورا زيات والې را غلې. له دې وروسته يې د ښه کار په پايله دا ورته څرگنده شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې ورک ول کېږي په برياليتوب سره يې تر سره کړي، نه يوازې دا چې په سمه توگه به يې ترسره کړي وي. ورسره به د مينه والو لخوا ډېر وستايل شي. اباسين سېلاب وايي تر اوسه د افغانستان د سينمايي فلمونو لپاره هېڅ کار نه دی شوې، سېلاب هيله لري څو په را تلونکي کې د خپل هېواد سينما ته هم پام وکړي، څو د نور هېوادونو په شان زموږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسين سېلاب چې غواړي يو تکړه او مشهور فلمي ستوری شي، د تلویزيوني سريالونو سره زياته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سينمايي فلمونو کې لوبېدل څو ورته د خوب ريښتيا کېدل ښکاري او هڅه کوي، څو په هر قېمت چې وي په سينمايي فلم کې د يو غوره اکت په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وتوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سينمايي فلمونه جوړ کړي. سېلاب په دې هڅه کې دی چې څنگه وکولای شي، د افغانستان سينما ته وده ورکړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سينمايي فلمونو ننداره کول پيل او ډېر مينه والو را پيدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شاروخان او په پښتو فلمونو کې، جهانگير خان په گوته کوي. د هغوی ټول اکتونه ورته په زړه پورې دي، کله يې چې نوی فلم را شي د دوی په خاطر يې ضرور غوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتی په يوځل ليدو هم د دوی تقليد له ځانه سره وکړي. څو اباسين سېلاب وايي. دا يې يو لوی ارمان دی چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مينه وال يې د اوس په پرتله لا زيات شي. ورسره د تمثيل په بارک کې هم ډېره خوشيښې ښيي او وايي: که وشول په را تلونکي وخت کې به د خپل تمثيل کولو ته لا ډېر وخت وکړي. سېلاب اوس په شمشاد تلویزيون کې ځينې تفرحي خپرونې په مخ وړي، چې زياته برخه يې په کې د تمثيل کول دي، او دی هم له تمثيل کولو سره ډېره مينه لري، د داسې تمثيل کولو وړتيا لري چې ډېرې تمثيل کونکي او د د تمثيل مينه وال به يې ځای و نه ښيي. په اوس وختو کې يې ډېر وخت تمثيل ته ورکړی. نه يوازې تمثيل او فلم جوړولو سره مينه او علاقه لري، ورسره د گڼ شمېر شاعرانو ښکلي نظمونه غزلې او شعرونه هم ډېرکومه کوي، چې په دې سره يې لا د اواز مينه والو په څو برابره زيات شوي، تل هڅه کوي داسې انتخاب وکړي، چې له احساس ډگ پيغام ولري، تر ډېره يې خلک خوښ کړي، لومړی پرې د ده او بيا د اورېدونکو او مينه والو زړه پرې اوبه وڅښي. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او ډيزاين غور کوي. ښه په شوق يې له ځانه سره په څو څو ځله تکراروي، کله چې په دې وپوهېږي چې اوس يې اورېدونکي د زړه له تله خوښوي، يو ډول اثر پرې کولای شي. مخکې له دې چې انتخاب يې کړي، له هغه شاعرانو ملگرو سره پرې مشورې کوي، چې په شعر او شعارې ډېر ښه پوهېږي، د هغوی په انتخاب او بيا يې د ويلو ترڅ په خپله رونه برابرېږي. په داسې انداز يې وايي لکه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښايي. ډېر زيات شعرونه يې ډېرکومه کړي، چې اختر په نامه ډېرکولمه کړی شوی شعر يې ډېر زړه جزونکی، او د دې د ښې وړتيا ټاټونکی دی. د دې شعر ډېرکومې په مينه والو او اورېدونکو څه بيل شان اغېز وکړ، ډېرېو خلکو د يو ريښتني صحنې ليدل انځورول، او خورا مينه يې ورسره پېده کړه. دېته ورته ډېر نور شعرونه يې هم په ډېر لوړ او مناسب انداز سره ډېرکومه کړي، چې د هر يو خوند يې د يو بل په پرتله زيات دی. د خلکو په زړونو کې يې ځای نيولی او د بيا ځل اورېدو لېوالتيا يې ښيي. همدا دی چې ډېری شاعران د افغانستان جنگ له اباسين نه مشر گڼي او بيا وايي چې: دی په ښه طريقه کولای شي، د تېرو بډامنو وختونو انځورونه مينه والو ته په شه شان سره وړاندې کړي، دا ورته وښايي چې دغې ناخوالو افغانان څنگه کړولي، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه کولای شو دې جنگ جگړو ته د پای ټکی کېږدو، او سوله را ولي. لکه مخکې چې مو يادونه وکړه، اباسين سېلاب هم فلمي ستوری دی ورسره يو تکړه سندرغاړی هم دی، د سندرو ويلو پوره وړتيا لري؛ څو دا چې تر اوسه يې ډېرې کمې سندرې ويلي، علت يې د وخت نشتوالو ښي. دا چې په رسنيو کې هم کار کوي ورسره شاعر او ډېرکومه کونکی هم دی،

نە شى كولاى پە يو وخت كې تۈل كارونە سرتە ورسوي، كە خە ھم محلويشت بە يې ورتە جور كرى وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زياتېدو له امله د سندرو ويلو ته لاس رسى نە شى كولاى. خوان شاعر طاهر شرر صاپى يو بنگلې غزل يې پە خپل خوږ اواز او د موسيقي پە ساز او سرور سره، پوښلې اورېدونكو ته وړاندې كړه. د سندرو پە هنر كې همدا سندره وه چې سېلاب يې پە يو ستر شهوت ونازاوه. دا غزل چې شرر صيب: پە كوم انداز ليكلې او خە انځور يې پكې نغښتې، سېلاب بيا اورېدونكو ته داسې روښان كړى، چې پە همغه انداز چې شاعر به غوښتل زمزمه كړى. چې مطلقه يې داسې ده، خواني دې رانه وخوړه لونگه خوانيمرگه غنم غوندې رېبې مې رنګه بنگه خوانيمرگه كله چې خلكو دا سندره واورېده پە زړه كې يې د اباسين سېلاب د دې هنر د پرمختګ لپاره هېلې زياتې شوې، داسې را تونكى يې ورتە انتخاباوه چې نوموړى به پە ډېرو سندر غاړو كې د غوره سندرغاړي لقب خپل كړي. شاعران او هنر مندان يې د دې لومړي قدم پە اخيستو ډاډ وركوي، كە دى لا د خپل دې هنر ته وخت وركړي، بې له شكه چې هنر به يې وده كوي، پرمختګ به كوي. او خپلو اهدافو ته پە ډېر ژر ورسېږي، هخه خوب چې يې د دې هنر پە اړه ليدلى وي، تر ډېره به يې تعبير ته ورنژدې شي، حتى پوره به شي. اباسين سېلاب ۲۵ كاله عمر لري، اوس لا نوى خوان دى، واده يې نە دى كړى؛ خو بيا هم پە خپل هنر كې د پرمختګ لپاره يې پلار او وروڼه ډاډگېر نه وركوي او تشويقوي يې.

نوروز مللتميزنښت نېسل نهنه نښى بايرمى، ته بهننه بايرمى، نه مگهك بايرمى، ته نههريكه بايرمى، نه ده بيات – سهننه بايرمى قاتارلىق كۆپ مهنه لك مه ده نيهت بايرمى بولوش سۈيتى بلهن، نهك قهديمي شجتماني مه ده نيهت هاديسسى هېسابلىندۇ. ئۇ دۇنيادا ملاد، قۇربان هېيت، چاغان قاتاردا سانلىدىغان تۆت چوڭ بايرامنىڭ بىرىدۇر.

نوروز بايرمىنىڭ ئىران ۋە تۇران دىيارلىرىدا يېځى يىل بايرمى سۈپىتىدە ئۆتكۈزۈلۈۋاتقىنىغا 2600 يىلدىن ئاشقان بولۇپ، بۇ بايرامنى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەرنىڭ نوپۇسى ھازىر 400 مىليوندىن ئاشىدۇ. نوروز بايرمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە شەكىللەنگەن نوروز مه ده نيهت ئاشۇ مىللەتلەرنىڭ ماددىي مه ده نىيلىك بلهن مه نښى مه ده نىيلىكىنىڭ تەرەققىياتىغا تۈرتكە بولۇپ كەلمەكتە.

ئېلىمىز قهديمي ۋە نهنه نښى مىللىي بايراملارنىڭ بىرى بولغان نوروز بايرمىنى ئۆتكۈزۈش ئۇيغۇر، قازاق، قىرغىز، ئۆزبېك، تاتار، تاجىك قاتارلىق قهديمي مىللەتلەرگە ئورتاق تۇر.

ئەجدادلىرىمىز قۇياش ئېتىقادچىلىقى دەۋرىدە، «قۇياش ھارۋىدا ئولتۇرغان ئىلاھ بىزگە كۆرۈنىدىغىنى ھارۋىنىڭ چاقى. ئىلاھ كۈندۈزى ئاسماندا مېڭىپ يەرنى يورۇتسا، كېچىسى يەرنىڭ تېگى بلهن يەرنىڭ يەنە بىر چېتىگە ئۆتىدۇ. ئۇ يەر تېگىدىن ئۆتكۈچە جىن – ئالۋاستىلار بلهن ئېلىشىپ، جەڭ قىلىدۇ» دېگەن ئەپسانىگە ئىشەنگەن ۋە كېچىسى گۈلخان بېقىپ، قۇياشنىڭ كۆتۈرۈلۈشىنى ئىلەپ گۈلخاننى دائىرە قىلىپ ئۆسسۈل ئويىناپ، ئىبادەت قىلغان. كېيىن ئىبادەت ۋاقتىنى تەدرىجىي قىسقارتىپ، 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى كېچە بلهن كۈندۈز تەڭلىشىدىغان كۈنگە توغرىلىغان. شۇنىڭ بلهن، نهنه نښى نوروز بايرمى شەكىللەنگەن.

نوروز يېځى يىل بايرىمىدۇر. ئەجدادلىرىمىز نورۇزنى قۇتلۇق كۈن، دەپ بىلىپ، زور تەنتەنە بلهن ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن. نورۇزنىڭ كىرىش ۋاقتى شەمسىيە كالىندارى بويىچە يىل ئاخىرلىشىپ، يېځى يىل كىرگەن كۈنگە، مىلادى كالىندارى بويىچە 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى، كۈن بلهن تۈن تەڭلەشكەن كۈنگە توغرا كېلىدۇ. شۇڭا، ئەجدادلىرىمىز بۇ كۈننى يىل بېشى قىلىپ ئاللاپ، ئۇنىڭغا نوروز (يېځى كۈن، يىل يېڭىلانغان كۈن)، دەپ ئات قويغان.

نوروز تەنتەنە بايرىمىدۇر. كىشىلەر باھار پەسلىگە ئۇلىشىپ، ئوۋغا چىقىش، مال – ۋارلىرىنى كۆكەمگە كۆچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشىشتىن ئاۋۋال ئىش – ئوقىتىگە ئوۋۇشلۇق، بەرىكەت، تۇرمۇشقا ئاسايىشلىق، بەخت تىلەپ بۇ بايرامنى تەنتەنلىك ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن.

نوروز تەنتەنە ۋە گۈزەللىك بايرىمىدۇر. بۇ تەنتەنە قىشلىق ئۇيغۇسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، ئەگىز سۈيى ئېقىپ تاغ – ئېدىرلار، دەل – دەرەخلەر كۆكرىشكە باشلىغان، كىشىلەرگە يېځى ھاياتلىق ئۈمىدى بەخش ئېتىلگەن مەزگىلدۇر. شۇڭا، نوروز بايرمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە تەنتەنە تىن زوقلىنىش، تەنتەنە

سۆيۈش، تەبىئەتنى گۈزەللەشتۈرۈش ئۈچۈن ئەتىيازلىق كۆچەت تىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شەكىللەنگەن.

نەۋرۇز ئەمگەك بايرىمىدۇر. نورۇزدا ئاۋام سەپەرۋەر قىلىنىپ، ئېتىز - ئېرىقلار، باغلار، يوللار، ھويلا - ئاراملار تۈزەشتۈرۈلىدۇ، ئەتىيازلىق تېرىلغۇغا تۇتۇش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش ئەمگىكى ئەۋجىگە چىقىدۇ.

نەۋرۇز تەنھەرىكەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى كەڭرى مەيدانلاردا پەلۋانلار چېلىشىشقا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىڭ باتۇرلۇقى ۋە مەردلىكىنى سىنىسا، داللىلاردا چەۋەندازلار بەيگە، ئوغلاق تارتىشىشقا چۈشۈپ، ئۇچقۇر ئاتلىرىنى كۆز - كۆز قىلىشىدۇ؛ دارۋازلار مۇئەللەققە تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماھارەت كۆرسەتسە، ياقمىچىلار ياكى يۇرت كاتتىلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەكلىك سوقۇشتۇرۇش، ئىت تالاشتۇرۇش قاتارلىق جاندارلار ئويۇنلىرىنى ئۇيۇشتۇرۇپ، ئاۋامنىڭ كۆڭلىنى ئاچىدۇ.

نورۇز ئەدەبىيات - سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىشىپ، يۇرت - مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلاردا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئويۇنلارنى ئوينىيدۇ. شائىرلار نورۇزنامىلەرنى ئوقۇشۇپ، مۇئالىفە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر «ئون ئىككى مۇقام»، كۈيلىرى، خەلق ناخشىلىرىنى ياڭرىتىپ، سەھرا - دالىنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۇسسۇل ئوينىلايدىغانلىكى ئادەم بەس - بەستە ئۇسسۇلغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەيپىياتىنى ئەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

بۈگۈنكى كۈندە نورۇز ئامان - ئېسەنلىكى، سالامەتلىكى، مەمۇرىيلىق، ئاسايىشلىقنى، ئىناقلىق، ئۆملۈكنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەندازلارنى، ئىلھامى قايناپ تۇرىدىغان شائىر - قوشاقچىلارنى تاللايدىغان، باھالايدىغان، ناخشا - مۇزىكا، ئۇسسۇل ۋە قىزىقچىلىقلار بىلەن كۆڭۈل ئاچىدىغان، يېڭىلىقلارنى كۆرەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكىنى ئۇرغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم - مەرىپەتكە تۈندەپ، ئىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلەيدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ - ئىلھام توپلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

ئەنئەنىلەردىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر كۆپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابىدا ئۆتكۈزۈلۈۋاتىدۇ.

19 - ئەسىردىلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش يولى ناھايىتى ئۇزۇن تارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول توغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە يۇنان روما ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچىيەن (مىلادىدىن 145 - يىل بۇرۇن تۇغۇلغان) "تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 - يىلى تۇغۇلۇپ 92 - يىلى ئۆلگەن) "خەن سۇلالىسى يىلنامىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن ئىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا ئىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم) مەشھۇر سەيياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) پادىشاھى خەن ۋۇدىغا (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە پادىشاھ بولغان) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلنامىلىرىغا ئاساسلانغاندا، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالىي يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن) دىن غەربتىكى روما ئىمپېرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى كارىدۇرى ئارقىلىق داشاتا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا، يول ئىككى ئاچچا بۆلۈنىدۇ. بۇ ئاچا يولىنىڭ بىرى داشاتانىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنورغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگە بارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركەندكە بارىدۇ.

ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىران ، ئىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ. مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن تۇرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر ، كۇچار ، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە ، سوغدى ، خارەزمى (ھازىرقى سوۋېت ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىدە) ئارقىلىق ئالانلار مەملىكىتىگە (كاسپى دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن ، جەنۇبقا قاراپ مېڭىپ ئىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسۇپوتامىيە (ئىراقتىكى دىجل ۋە فرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول - شىمالىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئۇيغۇرلار ۋە ئۇلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا ، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئوچۇقراق ئېيتقاندا ، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشيەن ، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى ، مەدەنىي ، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار ، تۈركلەر ، ئۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھونلار ئارىسىدا ، تۈركلەر بىلەن ئىران ئارىسىدا ، ئۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايسى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى ، سىياسى جەھەتتىمۇ ئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا تۆتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە يېتەتتى. يۇنان يازغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ يىپەك ماللىرى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا ، روماغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومالىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەبتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر مائىسىنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن ياللاپ ئالغان سودا گۇماشتىلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىيۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە مائىس ئىگىلىگەن ماتېرىيالدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرىدە ياشىغان) مارتىيۇس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۆۋەندىكىچە كۆرسەتكەندى : پىتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە ، ئىراق (مىسوپوتامىيە ۋادىسى) ئىران ، ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا بۇرۇلۇپ تاش مۇنار (بۇ تاش مۇنار تاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرىسلەر ئىل (يۇنانچە سۆز بولۇپ ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پىتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان يولىغا توغرا كېلىدۇ. يۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھونلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 - يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 - يىلىدىن 745 - يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلنامىسى ، پېچۈي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە يىلنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن :

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 - يىلىدىن 612 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياكىدېننىڭ

ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 - يىلىدىن 618 - يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭئېغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەھۋالنى ھېساپقا ئالغان ياكى پىچۈي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پىچۈي چاڭئېغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رايوندىكى (تارىمقىدىن ئالغاندا ئوتتۇرا ئاسىيانى، كەڭ مەنىدىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋروپاغىچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ) دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ ئۆرپ - ئادەتلىرى ئۇلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار، تاغلار، دەريالار، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇرات توپلىغان. پىچۈي توپلىغان ماتېرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دىيىلگەن: "داشاتادىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل، بارىكۆل، تۇرالار (ئۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ، ئا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ، ئا) ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ تالاس دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ، ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا چۇ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئىمپېرىيىسىگە، كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول - تۇرپان، قاراشەھەر، كۇچار، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، تاشكەنت، سەمەرقەنت، كىيېۋ، بۇخارا، مەرۋىدىن ئۆتۈپ ئىران ئارقىلىق كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان، خوتەن، قاغالىق، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) توخارىستان (ئافغانىستان)، ئىپتىتالىت (ھازىرقى پاكىستان، شىمالى ھىندىستان)، بامىيان (ئافغانىستاندا)، كىيېۋ (سەمەرقەنتنىڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ..... قۇمۇل، تۇرپان، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەرۋازىسى بولۇپ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پىچۈي تەسۋىرلىگەن يوللار، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 - 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئىمپېرىيىسىنىڭ پايتەختى كونستانتىنوپول (ھازىرقى ئىستانبۇل) دىن تارتىپ شەرقتە كۇرىيىگىچە (ھازىرقى چاۋشيەنگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پىچۈيىنىڭ "غەربىي رايوندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي، ئوتتۇرا، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىيىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپى دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار، ئوتتۇرا ئاسىيا، ئافغانىستان، تارىم ئويمانلىقى، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خاقانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

2. شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا [تەھرىر]

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى ئالىملار (چەت ئەل ئالىملىرىمۇ بۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۆتۈرۈپ چىقىپ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرىغىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلەنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۆزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخى پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرىغىنى مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىجايىا جاۋا (بۇ بۇددا دىنىغا ئېتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بوددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دىيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىردىنبىر ئاساسلىنىدىغان دەسمايىسى، جۇڭگو تارىخىدا ئۆتكەن مەشھۇر بۇددىست شۇەنچاڭ (مىلادىنىڭ 602 - يىلى تۇغۇلۇپ 667 - يىلى ئۆلگەن) نىڭ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.

شۇەنجاڭ ھىندو بۇددىزىمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 - يىلىدىن 645 - يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لوياڭغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ھىندىستاندا كۆرگەن - بىلگەن ، ئاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى بىيەنجى دېگەن كىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان .

"ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۇەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى ، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىجايىا جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمنىڭ ئىچىگە پىلە قۇرتىنىڭ ئۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش. چېگرادىكىلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالمىغان. مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلىنى ئۆستۈرگەن. بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتەيلى ، بولمىسا ئۇ ئەجدىراغا ئايلىنىشى مۇمكىن ، دەيدۇ. ئەمما مەلىكە پىلە قۇرۇتىنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۆستۈرۈپ ئۆزىدىن چىققان يىپەكتىن شايى - دۇردۇن توقۇپ ، كىيىم - كېچەك تىكىپ كىيىپتۇ. بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى پىلە قۇرۇتىنى ئۆستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ.

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 - يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) پىلە قۇرۇتىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ئاز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى ، ياۋرۇپادىكى رومالىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى ئەتىۋالاپ ، ئۆزىدىن كىيىم - كېچەك كىيگەنلىكىنى ، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم.

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى يالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومالىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا ، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم - كېچەك كىيگەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە.

قەدىمكى چاغدىكى يۇنان ۋە روما ئالىملىرىدىن كىتئاس (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن) ، سىترا بون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، خوبلىتوس ۋىيگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، روما تارىخچىسى فىلوروس (مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، فىلىپپىنى (مىلادىنىڭ 23 - يىلى تۇغۇلۇپ 79 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرلىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار ئۆزلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) يۇنان تىلىدا "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) دەپ يېزىشقان.

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى ("سىرىسلار دۆلىتى") توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن. يۇنان ئالىمى كىتئاس بولۇپ ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرىسلار دۆلىتى" دېگەن نامنى تىلغا ئالغان.

يۇنان ئالىملىرىدىن سىتىرابون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) ئۇلۇغ ئىستىلاچى ئالىكاندىر ماكىدونىكى (ئىسكەندەر زۇلقەرنەيس) نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەركەردىسى ئۇنسكىر يىتوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان. ھىندىستانغا كەلگەن ئۇنسكىر يىتوس ئۆزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرىسلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان. "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) توغرىسىدا يۇنان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا ، پىلىنى ، ماركسىللىنوس ، پىتولمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىلىراق ۋە ئېنىقراق.

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار ، سىرىسلىقلار ، سىتسىلىكلەر ياشايدۇ. ھىندىلار بولسا جەنۇبتا ، سىتسىلىكلەر بولسا ئەڭ شىمالدا ، سىرىسلار بولسا مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىتسىلىكلەر بىلەن ھىندىلار - ئا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ... سىرىسلىقلار دۇنيادا ئەڭدىشى

تېپىلمايدىغان سەمىمى ، سادىق ئادەملەر ، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۇستا بولۇپ ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ " [1] دەپ يازىدۇ. مىلانىنىڭ سىرىسلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى. ئەمەلىيەتكە دەلمۇدەل ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا ، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. (1) مىلا ئېيتقاندا ، ئىندىستان سىرىسلىقلار (ئۇيغۇرلار – ئا) نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرىسلىقلار سودا قىلغاندا ، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق ئەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركى خەلقلەردە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "تىلسىز سۇدا" نى كۆرسىتىدۇ. [3] مىلا "سىرىسلىقلار مالنى قۇملۇققا قويىدۇ" دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئويمانلىقىدىكى قۇملۇق – چۆلىنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسى تېررىتورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددى ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەت شۇناس رىم يازغۇچىسى پىلىنى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرىس دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىنى مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر.... ئۇلار كىمخاپ ، تاۋاق – دۇردۇن توقۇپ روماغا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ.... سىرىسلىقلار مۇلاھىم ، تارتىنچاق كېلىدۇ." [4] پىلىنى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار ، بوي – تۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز ، چاچلىرى قىزىل ، كۆزلىرى كۆك ، ئاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ئۇلارنىڭ تىلىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ ، سىرىسلىقلارنىڭ ماللىرىنىڭ يېنىغا قويىدۇ. ئەسلىدە بېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلىدۇ." [5] پىلىنىنىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا ، سىرىسلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن. ئۇنىڭ ئۈستىگە پىلىنىنىڭ ، سىرىسلىقلارنىڭ ئېرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە. بۇ ، ئۇيغۇرلارنىڭ ئاق تەنلىك ئېرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ. جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ ، ئېرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا بەكمۇ يېقىن بولغان ئۇيغۇنلارنى "كۆك كۆز ، قىزىل چاچ" [6] دەپ يازغان بولسا ، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك ، قىزىل چاچ ، كۆزلىرى كۆك" [7] دەپ يازغان. پىلىنى ، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ ئەيشى – ئىشرەت ، كەيپ – ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشتا چىرىكلىشىپ ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بۇزۇپ – چېچىپ ، ئەخلاقى جەھەتتە بەكمۇ بۇزۇلۇپ كەتكەنلىكى ، ئۇلارنىڭ كېيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرىسلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ تاۋار – دۇردۇنلاردىن تىكىلىدىغانلىقى ، سىرىسلار دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم تىللىرىنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ – ئا) سىرىسلىقلارنىڭ قولىغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەسرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى: "دۆلىتىمىزنىڭ تىللىرىدىن ھىندىستان سىرىسلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ يېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىتىر كېيىس (رىم تىللاسى) ئېقىپ كېتىدۇ. مانا مۇشۇ پۇللار ، دۆلىتىمىزدىكى ئەرلەر بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلەرنى دېمەكچى) نىڭ بۇزۇپ – چېچىپ خەجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ." [8] پىلىنىنىڭ "تەبىئەت تارىخى" دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا ، روما ئاق سۆڭەكلىرى ئۆزلىرىنىڭ ئەيشى – ئىشرەت ، كەيپ – ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرىسلىقلاردىن ئالغان بولسا ، دورا – دەرەمەك ، ئۈنچە – ياقۇتلارنى ھىندىستاندىن ، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان.

يۇقىرىدا ئېيتىلغاندەك ھەر يىلى روما پۇلىدىن يۈز مىليون سىنىستىركىيىس (رىم تىللاسى) روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرىسلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا – دەرەمەك ، ئۈنچە – ياقۇت ، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان. يونان ئالىمى كىلاۋدى پىتۇلىيىمى "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە ، سىرىسلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبىئى شارائىتى ، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ: " سىرىسلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ ، ئۇ ئىمماۋىس [9] تېغىنىڭ سىرتىدا ، شىمالى چېگرىسى نامسىز يەر..... شەرقى چېگرىسىمۇ نامسىز يەر. جەنۇبىي بولسا ، ھىندىستاندىكى گانگى دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ." [10] پىتۇلىيىمى ، سىرىسلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ تۆت تەرىپىنى.... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە

شككى چوڭ دەريا ئاقىدۇ. ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس () دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋشاتىستان ۋە ئاسمىران () تېغىدىن ئىبارەت شككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى باۋتس دەرياسى بولۇپ ، ئۇكاسيان () ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس () تېغىدىن ئىبارەت شككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ.[11] يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان شككى دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى ياركەنت (زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس.

پىتولىمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن. پىتولىمىنىڭ ئۇيغۇرداس دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيتىلىشى خالاس. يۇنان ئالىمى مارسىللىنوس (مىلادىنىڭ 380 – يىلى ياشىغان) "تارىخنامە" ئاتلىق كىتابىدا : "شەرقتە سىرىسلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ ئەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. بۇ تاغلار بىر تۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئى تۈسۈقنى شەكىللەندۈرىدۇ. سىرىسلەر شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ. ئۇلارنىڭ يېرى تەكشى ، كەڭتاشا ۋە باي. غەربتە سىستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ. شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت شككى تەرىپى چۆللۈك ، تاغلىرىنىڭ ئۈستى (تەڭرى تاغلىرى بىلەن پامىر تاغلىرى كۈزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن قاپلىنىپ تۇرىدۇ. جەنۇبىي چېگراسى ھىندى ۋە گانگې دەرياسىغىچە بارىدۇ.... تاغلىرىنىڭ ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى تىك قىيالىق ئەگرى – بۈگرى كېلىدۇ. تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ، ئۇنىڭ تېرىتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە باۋتس دەرياسىدىن ئىبارەت شككى دەريا ئاقىدۇ... سىرىسلەر تىچ ياشايدۇ. ھەربىي قورال – ياراق تۇتمايدۇ. زادى ئۇرۇش قىلمايدۇ. مۇلاھىم ، ياۋاش ، قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ. ئىقلىمى مۆتىدىل ، ھاۋاسى ساپ ، پاكىز ، ئاسماندا بۇلۇت كۆپ بولمايدۇ. قاتتىق بوران چىقمايدۇ. ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ ، ئورمانلىقتا ماڭسا ئاسماننى كۆرگىلى بولمايدۇ." [12] مارسىللىنوس يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلەر ئاددى – ساددا ياشاشقا ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالى جايدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ. كىشىلەر بىلەن بېرىش – كېلىش قىلىشنى ئانچە ياقتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن ئۆتۈپ ، ئۇ يەرگە يىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا ، كۆزلىرى بىلەن بىر – بىرىگە بېقىشىپلا باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول ، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ." [13] يۇقىرىدا ، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن تۆۋەندىكى خۇلاسنى چىقىرىش مۇمكىن :

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتتىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى ئۇيغۇرلار ئېلىنى ، يىپەك ئىلى (سىرىسلەر ئېلى) دەپ تونىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئى شارائىتى (تاغلىرى ، دەريالىرى ، ئورمانلىرى ، چۆللىرى ، ئېقىلىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستىمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە تەپسىلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقنىڭ ئۇيغۇر ئىكەنلىكىنى ، ئۇلارنى ئۆز نامى بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى ، ئۇلارنىڭ ئىرقى جەھەتتىن قايسى ئىرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر ، سىرىس ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن نەچچە ئەسىر بۇرۇن) تەرەققى قىلىمىغان بولسا ، "جاھاننىڭ مەر – مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمدىكى روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك ماللارغا بولغان ئېھتىياجىنى قامدىيالمىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا ، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى تارتقۇچىلىقىدىن ئۆگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. بېقىنقى يىللاردا ، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 – ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق

يىپەك توقۇلمىلاردىكى "نسبەتەن كۆزگە كۆرۈنەرلىك تەرەققىيات شۇ بولغانكى، شۇ چاغلاردا تۈز يوللۇق كىمخاپلاردىن تاشقىرى يەنە قىياش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخاپلارمۇ مەيدانغا كەلگەن، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىنلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر يۇڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئوتتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخاپلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى - ئا) شىنجاڭدىن ئۆگەنگەن بولسا كېرەك. [14] مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى، مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتمۇ بار: يېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان ئارخىئولوگىك قېزىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە.... مىلادىنىڭ 418 - يىلىدا پىلە قۇرۇتىنى ۋە تۈزمە دەرىخىنى شىنجاڭغا ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۆججەت ئۇچرىدى." (يادىكارلىق 40 - بەت). مانا بۇ پاكىت، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىلا ئەمەس، ھەتتا تۇرپان رايونىدىمۇ يىپەكچىلىك تەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسە ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 - يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن بالغان رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل - كېسىل رەت قىلىنىشى، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكىلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىغا، ئۇيسۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلنامىلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 - ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ تامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلماسلىققا ھېچقانداق بانا - سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بارىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى تۈرلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئوڭۇشلۇق ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نىسبەتەن گاھ تاقىلىپ، گاھ تېچىلىپ تۇراتتى.

مىلادىنىڭ 87 - يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 - يىلى، ئىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا، مىلادىنىڭ 97 - يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن بىڭ (بۇنى يەنچاۋ ئەۋەتكەن) ئىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن ئىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخى مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 - يىلى رومالىق بىر سېھرىگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنىغا كېلىپ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 - يىلى روما ئېمپىراتۇرى ماركۇس ئاۋرېل (مىلادىنىڭ 161 - يىلىدىن 166 - يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنىغا چىقىپ ۋېيتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇئاندى (مىلادىنىڭ 147 - يىلىدىن 167 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) غا پىل چىشى، كەرەك مۈڭگۈزى، ياقۇت قاتارلىق سوۋغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخىي پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا ئىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان ئۇيغۇرلار بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (يۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان) دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومانلىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك

مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىنىڭ 166 - يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومالىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى [تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئىمپېرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەكتىن توقۇلغان كىمخاپ ، شايى تاۋار ، دۇردۇنلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن روماغا) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرىسلەر ئېلى)دىن بارغانلىقى ، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۆزلەپ ئۆتتۇم. تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشغۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسىدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 - يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 - يىلىدىن 640 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى كۈي ۋىستاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۇن يابغۇ خاقاننىڭ رۇقىستىنى ئېلىپ جۇڭگودىن تاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 - يىلىدىن 627 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا - سالامىلىرى ئىچىدە شەرقىي رومادىن كەلتۈرۈلگەن كۆچۈكلەر ، قارا تۈلكە موينىسى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا رومانىڭ نەسىللىك ئىتلىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەختلەر ، دورا - دەرملەر ، زىبۇ - زىننەت بۇيۇملىرى ، تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن ، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەنت خانلىقى ، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 - يىلىدىن 647 - يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن . تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار يېرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلەردىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقاننىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك ، تۈركلەر بىلەن ئىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا يولىغا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى تالىشىش ۋە خەلقئارا يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشتە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورناتقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم تىللاسىغا سىرىسلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئىمپېراتورلىرى) پىلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ ، شايى ، تاۋار ، دورىدىن قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۇلارنىڭ بۇ ئارزۇ - ئۈمىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ : 6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زوناراس () "تارىخنامە" ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكنى پىلە قۇرۇتىنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى ."

6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى تىئوخانىس ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى قاچان ، نەدى ، قانداق ھىلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئىمپېرىيىسىنىڭ (مىلادىنىڭ 395 - يىلىدىن 1451 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئىمپېراتۇرى ئۇلۇغ پوستىئاننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئىمپېراتۇر بولغان) شەرقىي روماغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي رومانلىقلار پىلە قۇرۇتىنى بېقىپ ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. تىئوفانىس مۇنداق دەپ يازىدۇ : "ئىمپېراتۇر پوستىئاننىڭ ۋاقتىدا ئىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا پىلە بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەتكەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومانلىقلار پىلە

بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم ئىرانلىق سىرىسلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرىسلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئاشۇنداق ئۈستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ ئىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئۈزۈمە يوپۇرمىغىنىڭ ئۈستىگە قويغان، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن پىلە قۇرۇتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ، بىر جۈپ قانات چىقارغان، ئۇچىدىغان بولغان، رومالىقلار پىلە بېقىپ، يىپەك چىقىرىشنى ئۈگەنگەندىن كېيىن پوستىئان تۈركلەرگە (كونستانتىنوپۇلغا - ئىستانبۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومالىقلارنىڭ پىلە بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ - تاڭ قېلىپ چۈچۈپ كەتكەن.

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ ئىچىدە ئاساسى سالماقنى يىپەك توقۇلمىلىرى ئىگەللەيدىغانلىقى، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر يىپەكچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ "يىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 - يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ يالغانلىقى، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ سىرىسلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر - بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتتۈم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يەنىلەك بولسا كېرەك.

ئاخىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر - بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شانلىق مەدەنىيەت يارىتىشىمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرتكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا يولىدا سودا كارۋانلىرى، ئەلچىلەر، سەيياھلار غەربتىن شەرقتە، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ تۇراتتى. بەزىدە بولسا تاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۈمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەلچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ تۇراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشتا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرنىڭ ئىشىكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستىئان (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پوستىئان ئەگەر ئىرانلىق راھىپ پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى سىرىسلەر ئېلىدىن ئوغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنتام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىئان مۇرىدى بولغانلىقى، پوستىئاندىن ئالىدىغان قىممەت باھالىق ئىنتامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن، سىرىسلەر ئېلىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن تەخمىنەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 - يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشەنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەربتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۇزۇندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەربتىن بىلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 - يىلى ياۋچىلارنىڭ ياردىمى بىلەن ئەمەلگە ئاشتى.

بۇ ئىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخى پاكىتلار مۇنداق: "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا شىمالى ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 - يىلىدىن 534 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى تۇباناننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 - يىلىدىن 452 - يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 - يىلى ئۇنىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) تاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى ئېرىتىپ

رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر غەربنىڭ رەڭلىك شىشىلىرىدىنمۇ پاقىراق ، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشىنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ ئىلاھى شىشىلەر دىيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە ، يۇنانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشىنى مونوپولىيە قىلىۋېلىشى ھوقۇقى پاچاقلىنىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي پاكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل تېخنىكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئى مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇياتاۋ شىمالى ۋېي خاندانلىقىنىڭ پايتەختى داتۇڭغا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. ئەگەر ئەھۋال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولىدىغان بولسا ، ئۇ چاغدا تۇياتاۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى ئۆگىتىشكە مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ۋەدە قىلىپ ئالدىنغان بولۇشى مۇمكىن. يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددى مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشىنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان مەدەنىيەت ئوغرىلىرى ، جاسۇسلىرى بولسىمۇ ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن جۇڭگونىڭ ماددى مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددى ۋە مەنىۋى مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بايلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن ، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۆزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۆزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنزۇدىن ئاھايىتى قەدىرلەپ ، ئېتىبار بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار ، بىدىلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتنىڭ ئاساسلىق يەم - خەشەكلىرىدىن بىرى بولۇپ ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنزۇدى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ ئاتلىرىنى كۆپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۈتۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۆزۈم بىلەن بىدەدىن باشقا يەنە زىغىر ، قارامۇچ ، پىياز ، تۇرۇپ ، قوغۇن ، تاۋۇز ، كاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇرۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ ئاشۇ نەرسىلەر جۇڭگودا تېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئانار كۆچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 - ئەسىرىگىچە پاختىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلمەيتتى. پەقەت 5 - ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چىگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاختا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭغىچە خەنزۇلار پاختا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ ، پىپا ، بالابار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا ، داپ ، نەي ، سۇناي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 - 618) ، تاڭ سۇلالىسى (618 - 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئۆچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 - يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بىكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسىنا بىكە ، شىمالى جۇ سۇلالىسى (557 - 581) نىڭ خانى جۇشۇەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا ، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى تۇتۇ كۈندىن چاڭئەنگە (شىئەنگە) ئاسىنا بىكە بىلەن بىللە سۇ جاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۇستازىمۇ كەلگەن. ئۇ كۇچارلىق بولۇپ ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 - 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە ، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ بەكمۇ تۆۋەن ، نامراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىتىش ، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار تۆۋەندىكىچە :

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى ،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى ،

كورىيە مۇزىكىسى ،

چىڭ مۇزىكىسى ،

لى خۇا مۇزىكىسى.

بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەتتە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كورىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا ، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىيپا چېلىشقا ناھايىتى ئۇستا بولۇپ ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا تەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكانت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 – 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسىدا 640 – يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە : 1. كۇچار مۇزىكىسى ، 2. قەشقەر مۇزىكىسى ، 3. تۇرپان مۇزىكىسى ، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى ، 5. بۇخارا مۇزىكىسى ، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى ، 7. كامبۇدژا مۇزىكىسى ، 8. كورىيە مۇزىكىسى ، 9. يەن مۇزىكىسى ، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ تەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەلتاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ ئەنئەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددادا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر ، تام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى ، 7 – ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى يۇچىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىننىڭ (627 – 649) تەكلىۋىگە بىنائەن شىئەنگە كېلىپ ساكيامۇننىڭ تىيىك سۈرئىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسساملرى بۇددادا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش سەنئىتىنى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتىنى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۇچىزىڭ رەسسامچىلىقتا (غەرب ئۇسلۇبىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭدىشى يوق رەسسام ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنەۋى مەدەنىيەتنىڭ (پەلسەپە بىلەن ئەدەبىياتنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشىنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان ئۆچمەس تۈھپىسىدىن ئاجرىتىپ قاراش تولىمۇ بىمەنلىك بولىدۇ. بۇددادىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشتىن بۇرۇن ئۇيغۇرلار ئارىسىدا يىلتىز تارتقان ئىدى. ئۇيغۇرلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست ، راھىيلار 3 – ئەسىردىن باشلاپ بۇددادىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق ئۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان ، شائىر كوماراجىۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كوماراجىۋا (مىلادىنىڭ 344 – يىلى تۇغۇلۇپ 431 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقتىدا دادىسىغا ئەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزىم ئەقىدىلىرىنى تىرىشىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزىم تەلىماتىدا ماخىيانا ۋە خىنپايانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كوماراجىۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىنپايانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شۇرى ئاسامانلىق بۇددادا راھىپقا يولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىنپايانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كوماراجىۋا قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە ئاجايىپ بىر راھىپقا يولۇققان ، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماختىنىپ : "ئەگەر بۇددادا ئەقىدىلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن

مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداق كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كومانراچىۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۇنى يېڭىپ قويدۇ. بۇ ۋەقە غەرىبتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈرىدۇ. كومانراچىۋانىڭ داڭقى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ناھايىتى چوڭ پەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كومانراچىۋانىڭ ئالدىغا - ئاقسۇغا كېلىپ ئۇنى ئىززەت - ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كومانراچىۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكاللايدۇ. تارىختىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كومانراچىۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 - يىلى ھازىرقى گەنسۇنىڭ ئوۋىيغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كومانراچىۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تىلىنى) پۇختا، مۇكەممەل، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالى ۋە جەنۇبى سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ناھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن ئۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خانلىقلارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ ئادان، ساددا خەلقلىرىنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پاسسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى بىخۇتلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقمايدىغان يۇۋاش پۇقرالارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھىچنەرسىگە قارىماي بارلىق تىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ، بۇددا دىنىنى تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرىدار بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 - 417) نىڭ خانى ياۋشىيىن (مىلادىنىڭ 394 - يىلىدىن 415 - يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 - يىلى كومانراچىۋانى تەكلىپ قىلىپ شىئەنگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكالغان. ياۋشىيىننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمكانىيىتىدىن پايدىلانغان كومانراچىۋا شىئەندىكى مەشھۇر بۇددا ئىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىيىن دائىم ئىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن - ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كومانراچىۋا شىئەندە بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن تاشقىرى بۇددا نامىلاردىن 384 جىلىدلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا بەدىئىيلىكى ناھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ناھايىتى نۇرغۇن ئەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قولدىن چىققان تەرجىمە ئەسەرلەرنىڭ تىلى بەكمۇ راۋان، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ، چۈشىنىشلىك بولغان. كومانراچىۋانىڭ دىن، پەلسەپە، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتىنىڭ تەرەققىياتىغا ناھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن، ئۇ، ئۇلۇغ بۇددىست، پەيلاسوپ، داڭلىق تەرجىمان، تالانتلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسە قىلىپ ئېيتقاندا، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 - ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگېلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى (ئاتالمىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا تارقىلىق ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش يولى بولۇپلا قالماستىن، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش تارقىلىق شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشىدا ئالتۇن كۆۋرۈكلۈك رول ئوينىغان. بولۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۇجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئاساسى (ئۆگىتىش ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران، ئەھمانلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، گىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارىستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، كوشات ئېمپىرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، ئاق ھون ئېمپىرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشىدا قاتناشقان بولسا، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 - 745) ناھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۈستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.